# نجات یافتہ ہونے سے کیا مُراد ہے؟


از: بوڈی ہوج
ترجمہ: ندیم عیسیٰ
نظرِ ثانی و تدوین:
پطرس مسیح اور ساجد عظیم


**ہوسکتا ہے کہ لوگ آپ کو بتائیں کہ آپکو نجات یافتہ ہونے کی ضرورت ہے۔لیکن کیا کبھی آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپکو صرف آدھی بات کی ہی سمجھ آرہی ہے؟**

کیا آپ بھی میرے جیسے ہیں؟میَں کسی کہانی یا شو وغیرہ کے دوران بیٹھے بیٹھے اکتا جاتا ہوں اور حیران ہو رہا ہوتا ہوں کہ یہ سب چل کیا رہا ہے؟ میرا خیال ہے کہ زیادہ تر لوگ جب پہلی دفعہ یسوؔع کے بارے میں سنتے ہیں تو ایسا ہی محسوس کرتے ہیں۔ماضی میں میَں کچھ ایسی باتیں سنتا تھا جیسے کہ:

''خوشخبری!خوشخبری!جانئے کہ نجات کیسے حاصل کی جاسکتی ہے:یسوؔع پر ایمان لائیں!!''

یہ سن کر میَں سوچتا تھا کہ ''کس چیز سے نجات؟اور کون یسوؔع ؟'' غالباًاِن نیک نیت لوگوں کی طرف سے مجھے کی جانے والی اِس پیشکش میں کسی بات کی کمی تھی،اِس لئے یہ بات سیکھنی بہت ضروری ہے کہ کس طرح یسوع کے بہتر گواہ بنا جاسکتا ہے۔

## کامل تخلیق۔۔۔پھر بُری خبر

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر آپ بری خبر کے بارے میں نہیں جانتے تو پھر آپ کے لئے نجات حاصل کرنے کی اچھی خبر کو سمجھنا قدرے مشکل ہوگا۔لہذا آیئے ابتدا کی طرف چلتے ہیں۔ابتدا میں خُدا نے تمام چیزوں کو تخلیق کیا:

پیدایش 1 باب 1 آیت

خُدا نے ابتدا میں زمین وآسمان کو پیدا کیا۔[1]

جب خُدا نے تمام چیزوں کو تخلیق کیا تو اُس نے کہا کہ سب ''بہت اچھا'' ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ ہر ایک چیز بے عیب اور کامل تھی۔ خُدا کی ساری تخلیق کامل تھی۔ درحقیقت خُدا فرماتا ہے کہ اُسکے تمام کام کامل ہیں، اور ایک کامل خُدا سے ہم اِسی بات کی توقع رکھتے ہیں۔ انسان ایک کامل تخلیق کردہ زمین (مثال کے طور پر، فردوس) میں خُدا کیساتھ کامل تعلق رکھتے ہوئے رہتا تھا۔

پیدائش 1 باب 31 آیت

اور خُدا نے سب پر جو اُس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے اور شام ہوئی اور صبح ہوئی سو چھٹا دن ہوا۔

استثنا 32 باب 4 آیت

وہ وہی چٹان ہے۔ اُسکی صنعت کامل ہے کیونکہ اُسکی سب راہیں انصاف کی ہیں۔ وہ وفادار خُدا اور بدی سے مبرّہ ہے۔ وہ منصف اور برحق ہے۔

ایسے میں جب خُدا کی اصل تخلیق کامل تھی، اِس لئے اِس سے پہلے موت نہیں تھی (پیدائش 1 باب 29-30 آیات)[2]۔ خُدا نے آدمی اور عورت کو اپنی مرضی کے خلاف چناؤ کی بھی آزادی دی۔ خُدا نے جو پہلے دو انسان تخلیق کئے وہ آدم اور حوّا تھے، جنہیں یہ اجازت تھی کہ وہ باغ کے کسی بھی درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکیں[3] سوائے نیک و بد کی پہچان کے درخت کے پھل کے۔ وہ خُدا کے ساتھ یونہی ہمیشہ کے لئے رہنے کے لئے تھے۔ اور ایک بار پھر یاد رہے کہ وہاں موت نہیں تھی۔ بہرحال ایک سانپ نے (جو اُس ابلیس کے اثر میں تھا جس نے آسمان پر خُدا کے خلاف بغاوت کی تھی) حوّا کو بہکایا، اور پھر آدم اور حوّا دونوں نے ابلیس کے بہکاوے میں آ کر نیک و بد کی پہچان کے درخت میں سے کھایا اور خُدا کے خلاف بغاوت کی؛ پس اُنہوں نے گناہ کیا (گناہ خُدا کے خلاف بغاوت ہے[4])۔

پیدائش 2 باب 16-17 آیات

اور خُداوند خُدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تُو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے۔ لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا۔

پیدائش 3 باب 1-6 آیات

اور سانپ کل دشتی جانوروں سے جن کو خُداوند خُدا نے بنایا تھا چالاک تھا اور اُس نے عورت سے کہا ''کیا واقعی خُدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا؟۔''

عورت نے سانپ سے کہا کہ ''باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھا سکتے ہیں۔ پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اُس کے پھل کی بابت خُدا نے کہا ہے کہ تم نہ تو اُسے کھانا اور نہ چھونا ورنہ مر جاؤ گے۔''

تب سانپ نے عورت سے کہا کہ '' تم ہرگز نہ مرو گے۔ بلکہ خُدا جانتا ہے کہ جس دن تم اُسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خُدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے۔''

عورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت کھانے کے لئے اچھا اور آنکھوں کو خوشنما معلوم ہوتا ہے اور عقل بخشنے کے لئے خوب ہے تو اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور اُس نے کھایا۔

آدم کے گناہ (خالق کے خلاف بغاوت) کا نتیجہ خُدا کی عدالت تھی جو کئی لعنتوں کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ خُدا نے اُس زمین کو لعنتی قرار دیا جو انسان کے اختیار میں دی گئی تھی (پیدایش 1 باب 28 آیت)، اور کہا کہ وہ کانٹے اور اونٹ کٹارے اُگائے گی۔ جو کچھ خُدا کی طرف سے پیدایش 2 باب 17 آیت میں کہا گیا تھا اُس کو پورا کرتے ہوئے اُس نے آدم اور حوّا کو موت کی سزا سنائی۔ اُس نے جانوروں کو بھی خصوصاً سانپ کو لعنتی ٹھہرایا۔

بغاوت کے اِس عمل کی بدولت ہمیں (انسان، آدم کی اولاد کو) وراثت میں موروثی گناہ ملا ہے۔ ایک عام آدمی کی سوجھ بوجھ کے مطابق اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم پر موت کا حکم ہو چکا ہے اور کیونکہ جب آدم نے گناہ کیا تو ہم اُس میں تھے اِس لئے ہم میں گناہ کی طرف رغبت کا میلان پایا جاتا ہے[5]۔ اصل میں یہ لعنتیں ایسے ہی ہیں جیسے خُدا نے اپنی تخلیقات پر سے اُنہیں قائم رکھنے کی قدرت کو کسی حد تک کم کر دیا ہو، پس اب ساری تخلیق اپنی کامل حالت میں قائم نہیں ہے بلکہ گناہ اور موت کے قبضے میں ہے (رومیوں 8 باب 21)۔ اِس لئے آج ہم کینسر اور ایسی دیگر بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں، دکھ اور تکلیف اُٹھاتے اور بالآخر موت کا شکار ہوتے ہیں۔

پیدایش 3 باب 14-19 آیات

اور خُداوند خُدا نے سانپ سے کہا "اِس لئے کہ تُو نے یہ کیا تُو سب چوپاؤں اور دشتی جانوروں میں ملعون ٹھہرا۔ تُو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اور اپنی عمر بھر خاک چاٹے گا۔ اور مَیں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تُو اُسکی ایڑی پر کاٹے گا۔"

پھر اُس نے عورت سے کہا کہ "مَیں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤں گا۔ تُو درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔"

اور آدم سے اُس نے کہا "چونکہ تُو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اُس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت مَیں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا اِس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تُو اپنی عمر بھر اُسکی پیداوار کھائے گا۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹ کٹارے اُگائے گی اور تُو کھیت کی سبزی کھائے گا۔ تُو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا جب تک کہ زمین میں تُو پھر لوٹ نہ جائے اِس لئے کہ تُو اُس سے نکالا گیا ہے کیونکہ تُو خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائے گا۔"

رومیوں 5 باب 12 آیت

پس جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دُنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔

ہمارے گناہ کے باوجود خُدا نے ہم سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے ہمارے لئے اپنے ساتھ اُسی کامل رفاقت میں بحال ہونے کے لئے پہلے سے ایک

منصوبہ بنا رکھا تھا۔ہمیں معافی اور نجات مہیا کرنے کے لئے خُدا نے اپنے ساتھ ہماری رفاقت کی بحالی کے ذریعے کے متعلق بہت ساری نبوتوں میں سے پہلی نبوت یہاں دی ہے۔ پیدائش 3 باب 15 آیت میں عورت کی نسل کا ذکر کیا گیا ہے۔[6] یہ مستقبل کے ایک اہم واقعے-یسوع کی کنواری سے پیدائش- کی طرف اشارہ ہے، یعنی وہ مرد کی نہیں بلکہ ''عورت کی نسل'' سے ہوگا۔

## موت اور قربانی ایک نجات دہندہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں

نئے عہدنامے میں جب پولس کہتا ہے کہ گناہ کی مزدوری موت ہے تو وہ اُس بات کی تصدیق کرتا ہے جو پیدائش 2 باب 17 آیت میں مرقوم ہے۔صرف ایک گناہ بھی موت کے سبب کے لئے کافی ہے۔

رومیوں 6 باب 23 آیت (الف)

کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔

چونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے، پیدائش 3 باب میں خُدا نے ظاہر کیا کہ آدم اور حوّا کے گناہ کو ڈھانپنے کے لئے ایک زندگی کی قربانی کی ضرورت تھی۔ اِسلئے ایک عارضی کفارے کے لئے (گناہوں کے ایک محدود مدت تک ڈھانپنے کے لئے)، خُدا نے جانوروں کو ذبح کیا تاکہ آدم اور حوّا کو چمڑے کے کرتے پہنائے جا سکیں۔

پیدائش 3 باب 21 آیت

اور خُداوند خُدا نے آدم اور اُسکی بیوی کے واسطے چمڑے کے کرتے بنا کر اُن کو پہنائے۔

کیونکہ خُدا کی پاکیزگی لامحدود ہے اور وہ اپنی پاکیزگی کی بدولت بدی کو دیکھ [برداشت] نہیں کرسکتا اور نہ کجروی پر نگاہ کرسکتا ہے، لہذا اُسکی قدوسیت کی لامحدودیت اُسکی طرف سے دی جانے والی سزا کی لامحدودیت کا تقاضا کرتی ہے۔ جانور اپنی ذات میں لامحدود نہیں ہیں اِس لئے وہ گناہ کا حتمی کفارہ ادا نہیں کرسکے بلکہ اُسے محض ڈھانپ سکتے ہیں۔ اِسلئے انسان کو گناہ کے کفارے کے لئے ایک کامل، لامحدود اور پاک قربانی کی ضرورت تھی۔ یسوع مسیح جو کہ خُدا کا پاک اور اپنی ذات میں لامحدود بیٹا ہے اُس نے گناہ کی سزا کو اپنے اوپر لینے کے لئے انسانی تاریخ میں قدم رکھا۔ہمیں قطعی طور پر ایک کامل قربانی کی ضرورت ہے، اور مسیح کی کامل فرمانبرداری کی زندگی ہمارے کفارے کے لئے خُدا کا حتمی منصوبہ تھی۔

لیکن آدم اور حوّا کے گناہ میں گرنے کے بعد لوگوں نے اپنے گناہوں کو ڈھانپنے کے لئے جانوروں کی قربانیاں دینا شروع کردیں- گناہ کے بدلے میں ایک جانور کی زندگی۔ چند ایک مثالیں ذیل میں دی گئی ہیں۔

### ہابل

پیدائش 4 باب 4 آیت

اور ہابل بھی اپنی بھیڑ بکریوں کے کچھ پہلوٹھے بچوّں کا اور کچھ اُنکی چربی کا ہدیہ لایا اور خُداوند نے ہابل اور اُس کے ہدیہ کو منظور کیا۔

## نوؔح

پیدائش 8 باب 20 آیت

تب نوؔح نے خُداوند کے لئے ایک مذبح بنایا اور سب پاک چوپایوں اور پاک پرندوں میں سے تھوڑے سے لیکر اُس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں۔

## ابرؔہام

پیدائش 22 باب 13 آیت

اور ابرؔہام نے نگاہ کی اور اپنے پیچھے ایک مینڈھا دیکھا جس کے سینگ جھاڑی میں اٹکے تھے۔تب ابرہام نے جا کر اُس مینڈھے کو پکڑا اور اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے طور پر چڑھایا۔

## بنی اسرؔائیل

احبار 1 باب 3 آیت

''اگر اُس کا چڑھاوا گائے بیل کی سوختنی قربانی ہو تو وہ بے عیب نر کو لا کر اُسے خیمہِ اجتماع کے دروازہ پر چڑھائے تاکہ وہ خود خُداوند کے حضور مقبول ٹھہرے۔''

موسیٰ کی شریعت (پیدائش-اِستثنا) نے ظاہر کیا کہ گناہ خُدا کے خلاف بغاوت ہے۔دس احکام (خروج 20 باب اِستثنا 5 باب) میں اخلاقی اصولوں کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔شریعت کے ملنے کے باوجود لوگوں نے خُدا سے بغاوت اور رُوگردانی کرنا جاری رکھا (رومیوں 3 باب 20 آیت)۔لیکن خُدا نے حتمی اور آخری قربانی بھیجی-جو کسی بھی جانور کی قربانی سے انتہائی عظیم-اور ایک کامل خُدا کے خلاف کئے گئے گناہ کو دھونے کے لئے کافی ہے (عبرانیوں 10 باب 1-14 آیات)۔

## یسوع مسیح ،نجات دہندہ، انسانی تاریخ میں داخل ہوتا ہے

یوحنا 3 باب 16 آیت

کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

خُدا نے اپنے بیٹے (پاک تثلیث کے دوسرے اقنوم[7]) یسوع کو بھیجا کہ وہ اپنے آپ کو اِس گناہ کی بدولت لعنت زدہ دُنیا میں داخل ہونے کے لئے پست اور حلیم کرے اور اِس زمین پر ایک خادم کی صورت زندگی گزارنے کے لئے انسانوں کے مشابہ ہو۔(فلپیوں 2 باب 8 آیت)۔وہ اِس دُنیا میں بالکل ویسے داخل ہوا جیسے اُس کے بارے میں نبوت کی گئی تھی-یعنی کنواری مریم سے پیدائش کے وسیلے۔

یسوع گناہ سے مبرّا تھا (1 یوحنا 3 باب 5 آیت) اور اُس نے سب کچھ شریعت کے مطابق کیا۔پھر اُس نے انسانوں کو اِس بات کی اجازت بھی دے دی کہ وہ اُسے صلیب پر قربان کریں۔ یسوع کی قربانی حتمی قربانی تھی کیونکہ اُس نے خُدا باپ کی مکمل فرمانبرداری کی اور وہ ہر طرح کے گناہ سے مبرّا

ہے۔صرف وہی اُس لامحدود سزا کا ازالہ کر سکتا ہے جس کے ہم حقدار ہیں۔اُس کے قربان ہونے کا طریقہ (مصلوبیت) کے بارے میں بھی بہت سال پہلے بیان کر دیا گیا تھا زبور 22۔وہ (کسی بھی بے عیب جانور کی کامل ترین قربانی سے بھی انتہائی بڑھ کر) کامل قربانی تھا کیونکہ وہ کامل انسان اور کامل خُدا ہے (کلسیوں 2 باب 9 آیت)

متی 5 باب 17 آیت

یہ نہ سمجھو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔

جب خُدا نے انسانی تاریخ میں مداخلت کی تو اُس نے فضل کی پیشکش کی۔فضل کا مطلب ہے کہ ہمیں ہماری خطاؤں کی بدولت بالکل بجا طور پر سزاوار ٹھہرایا گیا،اور پھر وہ جس نے ہمیں سزا سنائی اُس نے ہم سے اپنی محبت کی بدولت وہ سزا اپنے اوپر لے لی۔ہم خُدا کی عدالت کے مطابق بالکل بجا طور پر موت کے مستحق ہیں۔لیکن خُدا نے یسوع مسیح کی صورت میں جان دیکر وہ سزا اپنے اوپر لے لی۔وہ ہم سے اپنی محبت کی بدولت اپنے فضل کو عمل میں لایا۔

یسوع دُنیا میں اِس پر موت کی سزا کا حکم نہیں کرنے آیا-دُنیا تو پہلے ہی سے گناہ کی بدولت رَد کی جا چکی تھی۔وہ ہمیں اُس گناہ سے بچانے کے لئے آیا۔پس اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا حقیقت میں محبت کا خُدا ہے۔

یوحنا 3 باب 17 آیت

کیونکہ خُدا نے بیٹے کو دُنیا میں اِس لئے نہیں بھیجا کہ دُنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ اس لئے کہ دُنیا اُس کے وسیلہ سے نجات پائے۔

افسیوں 2 باب 1-7 آیات

اور اُس نے تمہیں بھی زندہ کیا جب اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مُردہ تھے۔جن میں تم پیشتر دُنیا کی رَوش پر چلتے تھے اور ہوا کی عملداری کے حاکم یعنی اُس رُوح کی پیروی کرتے تھے جو اب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے۔اِن میں ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جسم کی خواہشوں میں زندگی گزارتے تھے اور جسم اور عقل کے اِرادے پورے کرتے تھے اور دوسروں کی مانند طبعی طور پر غضب کے فرزند تھے۔

مگر خُدا نے اپنے رحم کی دولت سے اُس بڑی محبت کے سبب سے جو اُس نے ہم سے کی۔جب قصوروں کے سبب سے مُردہ ہی تھے تو ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کیا (تم کو فضل ہی سے نجات ملی ہے)۔اور مسیح یسوع میں شامل کر کے اُس کے ساتھ جِلایا اور آسمانی مقاموں پر اُس کے ساتھ بٹھایا۔تاکہ وہ اپنی اُس مہربانی سے جو مسیح یسوع میں ہم پر ہے آنے والے زمانوں میں اپنے فضل کی بے نہایت دولت دکھائے۔

ایک دوسری موت (مکاشفہ 2 باب 11 آیت اور 20 باب 14 آیت) ابھی بھی ایک ایسی سزا ہے جو خُدا اُن کو دے گا جو اُس کی طرف رجوع نہیں لائیں گے۔دوسری موت جہنم کہلاتی ہے اور اِسے پانے والوں کے لئے ہر ایک بھلائی اور اچھائی سے علیحدہ ہونے کی بدولت - یہ خُدا کی ذات سے جدائی ہے۔[8] حتیٰ کہ خود شیطان وہاں بے بس ہوگا اور اُس کے پاس کوئی طاقت نہ ہوگی۔یسوع آخری اور حتمی قربانی بننے کے لئے آیا تاکہ ہمیں اِس سزا سے بچنے کا

موقع دے جو پاک خُدا کے خلاف گناہ کرنے کی بدولت ہم پر لاگو ہو چکی تھی۔

جب یسوع موت پر فتح پاتے ہوئے مُردوں میں سے جی اُٹھا تو پھر اُس کے بعد لوگوں کو اپنے گناہ ڈھانپنے کے لئے جانوروں کی قربانیوں گزراننے کی ضرورت نہ رہی۔ کیونکہ وہ جو مسیح پر ایمان لاتے ہیں وہ رُوح القدس انعام میں پاتے ہیں۔ بائبل ہمیں خبردار کرتی ہے کہ رُوح القدس کے برخلاف بات کرنا واحد نا قابلِ معافی گناہ ہے۔ اِس کے علاوہ انسان اپنی موت تک جو بھی گناہ کرتا ہے وہ معاف کئے جا سکتے ہیں۔

متی 12 باب 32 آیت

اور جو کوئی ابنِ آدم کے برخلاف کوئی بات کہے گا وہ تو اُسے معاف کی جائے گی مگر جو کوئی رُوح القدس کے برخلاف کوئی بات کہے گا وہ اُسے معاف نہ کی جائے گی نہ اِس عالم میں نہ آنے والے میں۔

رُوح القدس کے خلاف گناہ کرنا یہی ہے کہ کوئی شخص اپنی موت تک رُوح القدس کو رَد کرتا رہے۔ رُوح کو رَد کرنے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ اپنی زندگی کے دوران یسوع کو اپنے شخصی نجات دہندے کے طور پر قبول نہ کیا جائے۔ اِس کا تعلق یسوع کی اُس بات سے ہے کہ وہ خُدا باپ تک رسائی کا واحد ذریعہ ہے۔

یوحنا 14 باب 6 آیت

یسوع نے اُس سے کہا ''کہ راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔''

## نجات کا مفت تحفہ: یسوع مسیح پر ایمان

یسوع ایک کامل قربانی ہوتے ہوئے نجات کے مفت تحفے کی پیشکش کرتا ہے۔ خُدا آپ سے اتنی محبت کرتا ہے کہ اُس نے اپنے بے عیب بیٹے کو قربان کر دیا تا کہ وہ انسانی گناہوں کی بدولت خُدا کے قہر کو اپنے اوپر لے اور صلیب پر اپنی جان دے۔ وہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ توبہ کریں (اپنا ذہن اور رویے بدلیں، اپنے گناہوں سے منہ موڑیں اُس پر توکل کریں)۔

2 کرنتھیوں 7 باب 10 آیت

کیونکہ خُدا پرستی کا غم ایسی توبہ پیدا کرتا ہے جس کا انجام نجات ہے اور اُس سے پچھتانا نہیں پڑتا مگر دُنیا کا غم موت پیدا کرتا ہے۔[9]

بائبل اپنے متعدد حوالہ جات میں نجات حاصل کرنے کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ بچائے جانے کے بعد آپ کامل انسان بن جاتے ہیں، لیکن اِس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو مکمل طور پر معافی مل گئی ہے اور اب آپ خُدا کے فضل کی بدولت موت کی سزا سے چھٹکارہ پا چکے ہیں۔

افسیوں 2 باب 8-9 آیات

کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں۔ خُدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تا کہ کوئی فخر نہ کرے۔

رومیوں10 باب9-10 آیات

اور اگر تُو اپنی زبان سے یسوع کے خُداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا تو نجات پائے گا۔ کیونکہ راستبازی کے لئے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے اور نجات کے لئے اقرار منہ سے کیا جاتا ہے۔

مرقس16 باب16 آیت

جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا۔

اعمال16 باب30-31 آیات

اور اُنہیں باہر لا کر کہا اَے صاحبو! مَیں کیا کروں کہ نجات پاؤ ؟۔ اُنہوں نے کہا خُداوند یسوع پر ایمان لا تو تُو اور تیرا گھرانہ نجات پائے گا۔

یہ آیات یسوع مسیح پر ایمان لانے کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ یہ ایک سادہ اور مفت تحفہ ہے۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ زندگی میں خُدا سے کتنی دور جا چکے ہیں؛ خُدا کے پاس واپس لوٹنے کے لئے آپ کو صرف ایک قدم اُٹھانے کی ضرورت ہے کیونکہ خُدا اور آپ کے درمیان صرف ایک قدم کا فاصلہ ہے۔ اگر آپ مسیحی نہیں ہیں تو یسوع کے دعوؤں کے متعلق سنجیدگی سے سوچ بچار کریں، اور براہِ مہربانی چند لمحوں کے لئے خُدا باپ سے اپنے گناہوں کی معافی اور یسوع کو اپنی زندگی میں شخصی نجات دہندہ کے طور پر قبول کرنے کے لئے یسوع کے نام میں دُعا کریں۔ اِس کے بعد براہِ مہربانی کسی مقامی کلیسیا کے خادم کے ساتھ کچھ دیر کے لئے رفاقت رکھیں تا کہ جب آپ مسیح میں اپنی نئی زندگی کا آغاز کرتے ہیں تو وہ آپکی مدد اور رہنمائی کر سکے۔ ہر روز بائبل مُقدس کا مطالعہ کریں، اُسے سمجھنے کی اور جو کچھ آپ اُس میں پڑھتے ہیں اُس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

## اقتباسات وکتابیات


1: یوحنا1 باب1-3 آیات بھی دیکھئے

2: کین حام "Two Histories of Death"، Creation24(1)؛ 18-20، دسمبر، 2001

3: اگرچہ یہ موضوع صدیوں سے زیر بحث ہے لیکن اِس مختصر مضمون میں اِس پر بحث نہیں کی جاسکتی

4: بوڈی ہوج، "Who Sinned First?"، 14 مارچ، 2008

5: ملاحظہ کیجئے، عبرانیوں7 باب9-11 آیات؛ 1 کرنتھیوں15 باب22 آیت

6: مزید دیکھئے، یسعیاہ7 باب14 آیت

7: مارک برڈ "The Trinity"، 30 جولائی، 2008؛ بوڈی ہوج، "God is Triune"، 20 فروری، 2008

8: دیکھئے متی10 باب28 آیت؛ 23 باب33 آیت؛ 25 باب41-46 آیات

9: مزید دیکھئے مرقس1 باب15 آیت؛ لوقا13 باب3-5 آیات؛ اعمال17 باب30 آیت